سلسلہ ع۱



چراغِ راہی

(ہدایت کی باتیں)

حصہ اول

عارفانہ کلام:

اکبر احمد اعجاز راہی

مرکز الہدایۃ' کراچی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ نمبر : 1

نام کتابچہ : چراغ راہیؔ۔ حصہ اول

مصنف : اکبر احمد اعجاز راہیؔ

ناشر : مرکز الہدایۃ' کراچی (امت کی ہدایت کیلیئے کوشاں)

فون: 0323-2535970

ای میل markazulhidayah@yahoo.com

II-H-14/6، ناظم آباد، کراچی

پہلی اشاعت : جون، 2016

تعداد اشاعت : 3000

خود بھی پڑھیئے اوروں کو بھی پڑھوایئے

(برائے ایثال ثواب ہمارے نہایت عزیز مرحوم والدین عزیز بیگم،

ایم غلام مرتظےٰ و دیگر اہل خانہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضروری بات

محبوبِ کبریاء امام الانبیاء رحمت اللعالمین

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ :

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَةً (بخاری شریف، باب الادب)

ترجمہ: بے شک بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں۔

(جن میں لوگوں کے لئے بڑا فائدہ ہوتا ہے)

شعر در حقیقت ایک بڑی حقیقت کو محض چند محدود الفاظ میں خوبصورت انداز میں بیان کرنے کا نام ہے۔ اس عاجز کے نزدیک عارفانہ اور اچھے اشعار ایک طرف انسان کی اپنی ہدایت کا بڑا سامان بنتے ہیں اور دوسری طرف ان کا استعمال دعوت وتبلیغ کے اہم فریضہ کی ادائیگی میں بھی ایک بڑے موثر ہتھیار کی حیثیت رکھتا ہے اور چونکہ اس عاجز کو بہت عرصہ سے عارفانہ اور اچھے اشعار سے مناسبت رہی ہے جس کی بڑی وجہ ایک طرف تو عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بابرکت مجالس میں ایک لمبے عرصہ تک اہتمام کے ساتھ حاضری ہے جن میں حضرتؒ اپنے بھی اور دوسروں کے بھی اشعار مضمون کے اعتبار سے کثرت سے سنایا کرتے تھے اور دوسری طرف حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ کے عارفانہ کلام ’’کشکولِ مجذوب‘‘ کا بہ شوق مطالعہ ہے اور پھر یہ مناسبت اِس درجہ بڑھی کہ جب مختلف جگہوں پر دینی بیانات میں شرکت کے دوران کوئی مقرر مضمون کے اعتبار سے متعلقہ شعر سنانے میں کوئی غلطی کرتا تو میں اُس کی غلطی کو فوراً پہچان لیا کرتا لٰہذا بعدہٗ شعر گوئی کی صلاحیت محسوس کرنے پر الحمدللہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر نفعِ

امت کے مقصد سے چند نظمیں اور اشعار کہنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی جو کہ اب تک چونکہ کہیں ایک جگہ پر جمع نہیں تھے بعض میری کتاب میں چند جگہ پر تھے اور بعض دوسری جگہوں پر لہٰذا اب اُن کو نفعِ امت کے لئے ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے انہیں امت کے لئے بہت نافع اور ہدایت کا باعث بنا دیں اور خود کہنے والے کے لئے بھی ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین ثمہ آمین۔

ہمارا اپنے کسی بھی عمل پر ذرا بھی فخر کرنا ایسا ہے جیسے ایک چھوٹا سا بچہ دنیا کے سب سے بڑے بادشاہ کو روٹی کا ایک چھوٹا سا باسی ٹکڑا دے کر یہ سمجھے کہ میں نے اِسے کچھ دیا حالانکہ نہ تو اُس حقیر بچہ کی کوئی حیثیت ہے اور نہ ہی اُس کے اُس باسی ٹکڑے کے تحفہ کی کوئی حقیقت بلکہ یہ تو اُس عظیم بادشاہ کی بہت بڑی کرم نوازی ہوگی اگر وہ اُسے قبول کر لے اور اپنے پاس رکھ لے۔ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل و کرم سے میری اس حقیر سی محنت کو اپنی نہایت عالی بارگاہ میں قبول فرمالیں اور اپنے بہت سے بندوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا دیں اور میرے لئے ضرورت اور احتیاج کے اُس بہت بڑے دن جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کا دن فرمایا ہے جو کہ پچاس ہزار سال کا طویل دن ہوگا اور جس کی سختی اور ہولناکی بہت ہی بڑھی ہوئی ہوگی، اور جس دن نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آسکے گا اور نہ بیٹا باپ کے بلکہ ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہوگی، میری نجات کا اسے ذریعہ بنا دیں۔ آمین ثمہ آمین۔

الٰہی! میں بہت چھوٹا ہوں میں نے اپنے بہت چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے ایک بہت چھوٹا سا کام کرلیا ہے، آپ بہت بڑے ہیں آپ محض اپنے فضل سے اس بہت چھوٹے کام کو اپنے بہت پیارے نبی ﷺ کی امت کے فائدے کے لئے بہت بڑا بنا دیجئے میری زندگی میں بھی اور پھر میرے مرنے کے بعد بھی۔ آمین ثمہ آمین یارب العالمین۔

ہر قاری سے دعا کی مؤدبانہ گذارش ہے، آپ کی دعائیں میرے لئے زادِ راہ ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

طالب دعا

اکبر احمد اعجاز راہیؔ

۴ فروری ۲۰۱۶ء

ارشاداتِ باری تعالیٰ

_كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط (الانبیاء35)

ترجمہ: ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

_فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِ سْلَامِ ج (الانعام125)

ترجمہ: اللہ جس کو ہدایت دینے کا ارادہ فرماتا ہے اُس کے
سینے کو اسلام (کی باتوں) کے لئے کھول دیتا ہے۔
(یعنی اسلام کی باتیں اُس کی سمجھ میں آنے اور دل میں اترنے لگتی ہیں)

ارشاداتِ نبوی ﷺ

ہدایت کی علامت (پہچان) کیا ہے؟

دھوکے کے گھر (دنیا) سے بُعد (یعنی دل کی دوری) پیدا ہو جانا، ہمیشہ رہنے والے گھر (آخرت) کی طرف رجوع اور موت آنے سے پہلے اُس کے لئے تیاری۔ (مشکوٰۃ)

اپنی آخرت بنانے میں لگنے والے کی پریشانیاں ختم کی جاتی ہیں

جو شخص آخرت (کے بنانے) کی نیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی پریشانیوں کو ختم فرماتے ہیں، اُس کے دل کو غنا سے بھر دیتے ہیں اور دنیا اُس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے، اور جو شخص دنیا (کو بنانے) کی نیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی پریشانیوں کو بڑھاتے ہیں، اُس کا فقر اُسکی نگاہوں کے سامنے کر دیتے ہیں اور دنیا اُس کو اُتنی ہی ملتی ہے جتنی اُس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔ (تنبیہ الغافلین 212)

بسم الله الرحمن الرحيم

اِک دن آئے گا

اِک دن آئے گا ، کہ تُو مَر جائے گا
چھوڑ اِس دنیا کو ، قبر میں جائے گا

جو ہے دنیا کا، یہیں رہ جائے گا
فقط تیرا عمل، ساتھ میں جائے گا

اگر اچھا ہے عمل، نجات دلوائے گا
عمل گر ہے برا، عذاب بن جائے گا

خدا کے آگے کھڑا ، کیا تُو جائے گا
حساب اِک اِک تیرا ، لیا پھر جائے گا

عمل کا میزان تیرا ، قائم کیا جائے گا
اپنا ایک ایک عمل ، جس میں تُو پائے گا

سُرخرو گر تُو ہوا ، جنتی ہوجائے گا
ورنہ پھر خوب سمجھ ، کہ آگ میں جائے گا

کرلے تُو ٹھیک عمل، ورنہ پچھتائے گا
لوٹ کر دنیا میں مگر، پھر نہیں آئے گا

کب تلک راہ پر، تُو نہیں آئے گا
بلبلہ ہے تُو، دفعتاً پھٹ جائے گا

عمل کو نہ ٹال، کیا پتہ کل آئے گا
آج کا دن راہیؔ ، پھر نہیں آئے گا

موت آنی ہے ضرور

موت اِک دن تجھ کو آنی ہے ضرور
جان اِک دن تیری جانی ہے ضرور

نہلایا اور کفنایا، بعد اِس کے تُو جائے گا
نمازِ جنازہ پھر پڑھی جانی ہے ضرور

کندھوں پہ لوگ میت تیری پھر اُٹھائیں گے
جانبِ گورِ میت تیری جانی ہے ضرور

قبر تیری وہاں پہلے سے ہاں کھدی ہوگی
میت تیری قبر میں اُتر جانی ہے ضرور

دفنا کے لوگ گھروں کو پھر چلے جائیں گے
تنہا میت وہیں رہ جانی ہے ضرور

سابقہ منکر نکیر سے پھر پڑے گا تیرا
دیکھ اُن کو صحیح بات بتانی ہے ضرور

فرمایا یہ نبی نے نہیں قبر مٹی کا ڈھیر
باغِ جنت یا پھر نار[2] بن جانی ہے ضرور

کبھی سوچتا نہیں ہے تُو اِس کو مگر
حالت یہ دیکھ تجھ کو سب پیش آنی ہے ضرور

گزر رہے ہیں دن رات غفلت میں تیرے
نظر آخرت پہ اب جمانی ہے ضرور

کی نہ پرواہ احکام خدا کی تُو نے اب تک
جان اُسی کو راہیؔ اب جانی ہے ضرور

(مشکل الفاظ کے معانی)

1 گور: قبر 2 نار: آگ

جوایک اللہ کو مانتے ہیں

جو ایک اللہ کو مانتے ہیں، وہ ایک اللہ کی مانتے ہیں
حکمِ الٰہی کی عظمت کو، دل اُن کے پہچانتے ہیں
عظمتِ الٰہی سے تو، دل اُن کے رہتے ہیں دَبے
کل باقی طاقتوں کو وہ، اِک مکڑی کا جالا جانتے ہیں
فقط اِک حکمِ الٰہی پر، رکھتے ہیں وہ نظر اپنی
زندگی میں ہمہ وقت امتحاں میں ہیں، یہ وہ جانتے ہیں
نہیں مانتا گر دل اُن کا، حکم کے پورا کرنے کو
دل کا اپنے یہ موتی، توڑنا بھی وہ پھر جانتے ہیں
حکم کے گرچہ توڑنے پر، دنیا ساری بھی ملتی ہو
ہے یہ گھاٹے کا سودا، دل اُن کے پہچانتے ہیں
حکم کے پورا کرنے میں، قُرب اُن کا بڑھتا رہتا ہے
قربِ الٰہی کی لذت کو، دل اُن کے پہچانتے ہیں
قربِ الٰہی کی لذت سے، دل اُن کے رہتے ہیں بھرے
اپنے مالک کے راہیؔ ، جو ہر حکم کو مانتے ہیں

بڑھتے جاتے ہیں

سب انسان قبر کی طرف گو بڑھتے جاتے ہیں
مگر اُس سے غافل رفتہ رفتہ ہوتے جاتے ہیں

خدا سے ملنے کے جوں جوں قریب ہوتے جاتے ہیں
اُسی سے بے باک آگے آگے ہوتے جاتے ہیں

دنیا طلبی میں جوں جوں یہ بڑھتے جاتے ہیں
سکون اپنا رفتہ رفتہ یہ کھوتے جاتے ہیں

شوقِ مال و جاہ[1] اور عمر میں بڑھتے جاتے ہیں
علم و ایمان و عمل میں گھٹتے جاتے ہیں

ریا[2] و بغض[3] و حسد و کبر[4] سے بھرتے جاتے ہیں
اخلاص و تواضع[5] سے خالی ہوتے جاتے ہیں

برائیوں میں جوں جوں یہ بڑھتے جاتے ہیں
آہ دوزخ سے راہی قریب ہوتے جاتے ہیں

ع۱ عزت ع۲ دکھاوا ع۳ دل میں دوسرے کیلئے میل ع۴ تکبر یعنی اپنے کو بڑا اور برتر سمجھنا ع۵ اپنے کو چھوٹا اور کمتر سمجھنا

جگنو

جگنو اگر بنایا خدا نے ہے مجھ کو
اُجالا پورے عالَم میں کرتا پھروں گا

دیا میرے دل کا گر ہے جلایا خدا نے
دیئے سے دیا میں جلاتا پھروں گا

تشریح شعر ۱: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے تھوڑی سی ایمان کی، علم کی، الغرض ہدایت کی روشنی عطا فرمائی ہے تو میں انشاء اللہ اِس روشنی کو اللہ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی میں ہر طرف پھیلاتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دیں۔ آمین

سراپا محبت

اے خدا سراپا محبت بنادے مجھے
اپنی بھی بندوں کی بھی محبت دے کے مجھے

سینے میں دھڑکتا اِک دل اگر بخشا ہے مجھے
دل کی ہر دھڑکن میں محبت سے جلا دے[1] مجھے

سراپا محبت بن جایئے آپ
زندگی کا پھر لطف پایئے آپ

۱۔ جلا دے: زندہ کردے

چل چلاؤ

چل چلاؤ کی ہے یہ دنیا
کسی کا یہاں قیام نہیں

بہتیرے آئے پر گئے یہاں سے
ہمارا بھی یہاں قیام نہیں

کیا سے کیا ہوگیا

اِک لمحہ میں کیا سے کیا ہوگیا
عالمِ دنیا عالمِ آخرت ہوگیا

غیر کے ہاتھ آج میرا غسل ہوگیا
پہناوا دیکھو آہ میرا کفن ہوگیا

کتابِ ہدایت

ہمارا یقین ہے، اور کتابِ ہدایت گو ہم اِس کو کہتے ہیں
تاحیات ہدایت قراں سے لینے سے، مگر ہم غافل رہتے ہیں

نفع نہیں

نفعِ دنیا درحقیقت نفع نہیں
پاس کچھ بھی رہ جائے جو، یہ وہ متاع نہیں

زندگی کیا ہے اِک امتحاں اوّل تا آخر
کڑی تجھ پر ہے کسی کی نگاہ اول تا آخر

در ہمارے ہیں دینے کو ہر وقت کھلے
لپٹ کر مگر ہم سے کوئی مانگتا ہی نہیں

پتہ پتہ بُوٹی بُوٹی اُسی کی خبر تو دیتی ہے
تو ہی اندھا بہرا ہے تجھی کو خبر نہیں ہوتی ہے

بات ساری اِتنی کہ بندہ نام ہے میرا
کرنا اپنے رب کو راضی کام ہے میرا

اپنے اخلاق سنوارو

پیارے نبی ﷺ کی پیاری باتیں

۱۔ کسی مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کردینے والا ایسا ہے جیسے اُس نے تمام عمر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں گزار دی۔

۲۔ جس کو مسلمان کا غم نہ ہو، وہ میری امت میں سے نہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بڑی کوئی عبادت نہیں کہ تُو کسی مسلمان بھائی کا دل خوش کردے۔

۴۔ کسی مسلمان کو ایذا (تکلیف) پہنچانا کعبہ اور بیت المعمور (فرشتوں کا کعبہ) گرادینے سے پندرہ گنا بڑا گناہ ہے۔

۵۔ پڑوسی کو ستانے والا دوزخی ہے، اگرچہ تمام رات عبادت کرے اور تمام دن روزہ رکھے۔

۶۔ جس کے شر سے پڑوسی بے خوف نہ ہو وہ مسلمان نہیں، خواہ وہ پڑوسی کافر ہو یا مومن۔

۷۔ قبرستان جایا کر، خود عبرت حاصل کر اور مُردوں کے لئے دعائے مغفرت کر۔

۸۔ جب جنازے کے ہمراہ جائے تو مُردے کے غم سے زیادہ اپنا غم کر اور خیال کر کہ وہ ملک الموت (موت کے فرشتے) کا منہ دیکھ چکا اور مجھے ابھی دیکھنا ہے، وہ موت کی تلخی کا مزا چکھ چکا ہے اور مجھے ابھی چکھنا ہے، وہ خاتمہ کے ڈر سے نکل گیا مجھ پر ابھی باقی ہے۔

۹۔ جو شخص بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت (نرمی) نہ کرے، وہ میری امت میں سے نہیں۔

۱۰۔ بُروں سے نیکی کرنا نیکوں کا کام ہے، اور نیکوں سے برائی کرنا بُروں کا کام ہے۔

۱۱۔ جو چیز تُو اپنے لئے پسند نہیں کرتا، کسی مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند نہ کر۔

۱۲۔ کوئی مسلمان تیرے ہاتھ اور زبان سے ایذا نہ پائے۔

۱۳۔ کسی انسان کے دل میں ایمان اور حسد اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ (یعنی جس دل میں حسد آجاتا ہے ایمان اُس سے نکل جاتا ہے)۔

۱۴۔ غریبوں کے ساتھ دوستی رکھ اور امیروں کی مجلس سے دور رہ۔

۱۵۔ تم لوگ جنت میں نہیں جاسکتے جب تک ایمان والے نہ ہو جاؤ، اور تم لوگ ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ رکھو، اور کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتادوں جس سے تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھو، آپس میں سلام کو بہت پھیلاؤ۔

۱۶۔ سلام کرو خواہ (تم اُسے) جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

۱۷۔ سلام میں پہل کرنے والے کو تیس (30) اور جواب دینے والے کو دس (10) نیکیاں ملتی ہیں۔

۱۸۔ جب دو مسلمان بھائی مصافحہ کرتے (ہاتھ ملاتے) ہیں تو ان میں ستر (70) رحمتیں تقسیم کی جاتی ہیں، اُنہتر (69) رحمتیں اُس کو ملتی ہیں جو اُن میں زیادہ محبت سے ملتا ہے اور ایک (۱) دوسرے کو۔

۱۹۔ مسلمان کی رنجش کا خاتمہ سلام کر لینا ہے۔

۲۰۔ رنجش کی حالت میں، بہتر وہ ہے جو صلح میں پہل اور سلام کرلے۔

۲۱۔ جو کام سب سے زیادہ سبب مغفرت ہوگا وہ خندہ پیشانی (محبت) سے ملنا اور شیریں بیانی (میٹھا بولنا) ہے۔ (مخزن اخلاق)